تفسیر سورہ کافرون

تالیف: علامہ شیخ محسن قرائتی دامت برکاتہ
ترجمہ: علامہ محمد علی فاضل دام عزہ

Presented by Ziaraat.Com

سورہ کافرون سورہ نمبر ۱۰۹ پارہ نمبر ۳۰ کل آیات ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

کہہ دیجئے کہ اے کافرو! ● میں عبادت نہیں کرتا اس کی جس کی تم پوجا کرتے ہو ● اور نہ ہی تم عبادت کرتے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں ● اور نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو ● نہ تم اس کی پوجا کرتے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں ● تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے ●

نکات

- اس آیت کے شان نزول کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ قریش کے بعض سرداروں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا، "اے محمدؐ! آپ ایک سال ہمارے دین دھرم کی پیروی کیا کریں اس کے بعد ایک سال ہم آپ کے

Presented by Ziaraat.Com

دین کی پیروی کریں گے۔ پھر جو بہتر ہو گا ہم سب اسی کی پیروی کو جاری رکھیں گے "لیکن رسالت مآبؐ نے ان کی پیشکش کو ٹھکرادیا۔ پھر وہ کہنے لگے" اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو کم از کم یہ کریں کہ ہمارے خداؤں کو مس کریں اور ان سے تبرک حاصل کریں تاکہ ہم آپ کے خدا کی عبادت کریں "اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

- "قل "کا لفظ پیغمبر خداؐ کے بارے میں کفار کے کینے کو کسی حد تک کم کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا سروکار خدا کے ساتھ ہے، پیغمبر خداؐ تو صرف اسی کے ماموراور تابع امر ہیں۔
- بعض اوقات مخالفین کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ دیا جانا چاہئے اور انہیں " لکم دینکم " کہہ دینا چاہئے۔ جیسا کہ سورہ قصص کی آیت ۵۵ میں ہم پڑھتے ہیں "لنا اعمالنا ولکم اعمالکم " ہمارے لئے ہمارا اعمال اور تمہارے لئے تمہارا اعمال ہیں۔
  - اس میں ایک قسم کی تحقیر و تہدید ہے، نہ کہ ہر طرح کے عقیدہ و عمل کی اجارہ داری۔
- قرآن مجید کے بعض مقامات پر الفاظ کی تکرار تاکید کے لئے ہوتی ہے جیسے "کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون "[۱] اور" فقتل کیف قدر ثم قتل

۱

Presented by Ziaraat.Com

کیف قدر"[2] اوراس سورت میں بھی الفاظ کا تکرار اس بات کی تاکید ہو سکتا ہے کہ مشرکین، مسلمانوں کے سر تسلیم خم کرنے سے اپنی امیدیں منقطع کرلیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بات مسلمانوں کے لئے اس بات کو فہمید کرانا ہو کہ وہ راہ حق پر ڈٹے رہیں اور دل میں کسی قسم کے شائبے کو داخل نہ ہونے دیں۔

- کفار کے کچھ گروہوں کے ایمان نہ لانے کی خبر بارہا قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہے۔ جن میں سے سورہ بقرہ کی چھٹی اور سورہ قریش کی ساتویں آیات ہیں۔ جن میں صراحت کے ساتھ بتایا گیا ہے "فھم لایؤمنون" پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

پیام

- ۱۔ پیغمبر عالی قدر وحی الٰہی کے امین ہیں جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہے وہی لوگوں کو پہنچاتے ہیں (قل)
- ۲۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ غیر منطقی کسی بھی پیشکش کا جواب صریح اور دو ٹوک الفاظ میں دیں اور دشمنوں کو خود ہی مایوس کریں (لا اعبد ما تعبدون)
- ۳۔ "وحدت" کے نام پر اپنے اصولوں اور اقدار سے منہ نہیں موڑنا چاہئے (لا اعبد ما تعبدون)

۲

Presented by Ziaraat.Com

- ۴۔ دنیائے کفر کو مسلمانوں کے سر تسلیم خم سے مایوس ہونا چاہئے (لا اعبد......ولا انا عابد)
- ۵۔ کفار سے برائت کا اظہار مکرر، مؤکد اور علی الاعلان ہونا چاہئے (قل یاایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون)
- ۶۔ دین میں "کچھ لو، کچھ دو" کی گنجائش نہیں ہے، دشمن کے ساتھ ساز باز کی اجازت نہیں اور نہ کسی قسم کے نرم گوشہ کی ضرورت ہے۔ دشمن کی غیر مناسب اور بے جا پیشکش کے تکرار کے جواب میں تمہیں بھی دوٹوک موقف اختیار کرنا چاہئے اور تکرار کو کام میں لانا چاہئے (لا اعبد..... ولا انتم عابدون .....ولا انا عابد......)
- ۷۔ دوسروں کو اپنا بنانے کے لئے ہر کام میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے (لا اعبد.....ولا انتم عابدون)
- ۸۔ قرآن مجید غیب کی خبریں دیتا ہے۔ اس نے یہ خبر دی ہے کہ پیشکش کرنے والوں میں کسی بھی شخص نے اسلام قبول نہیں کیا۔ (ولا انتم عابدون ما اعبد)
- ۹۔ رہبری اور قیادت کے لئے پائیداری اور ثابت قدمی سب سے پہلی شرط ہے۔(ولا انا عابد......)

Presented by Ziaraat.Com

- ۱۰۔ خداوند عالم کی عبادت اور بندگی، مومن اور کافر کے درمیان امتیاز کا معیار ہے۔(یا ایھا الکافرون... ولا انتم عابدون ما اعبد)
- ۱۱۔ دین کے انتخاب کرنے میں انسان آزاد ہے مجبور نہیں ہے۔(لکم دینکم ولی دین)
- ۱۲۔ ہر کسی کا معبود، اس کے دین و آئین کا مظہر ہوتا ہے۔(ولا انا عابد.... لا انتم عابدون... لکم دینکم ولی دین)

والحمد للہ رب العالمین

Presented by Ziaraat.Com